

غدير خم ميں پيغمبر اسلام(ص) كے خطبہ كا كامل متن(اردو ميں)

<?xml encoding="UTF-8">

خدا كى حمد و ثنا

سارى تعريف اس الله كے ليے هے جو اپنى يكتائى ميں بلند اور اپنى انفرادى شان كے باوجود قريب هے[1] وه سلطنت كے اعتبار سے جليل اور اركان كے اعتبار سے عظيم هے وه اپنى منزل پر ره كر بهى اپنے علم سے هر شے كا احاطه كے هے بوئے هے اور اپنى قدرت اور اپنے برهان كى بناء پر تمام مخلوقات كو قبضه ميں ركھے بوئے هے [2].

وه هميشه سے قابل حمد تها اور هميشه قابل حمد رهے گا ،وه هميشه سے بزرگ هے وه ابتدا كرنے والا دوسرے :خداوند عالم كا علم تمام چيزوں كا احاطه كئے بوئے هے درحاليكه خداوند عالم اپنے مكان ميں هے .البته خداوند عالم كے ليے مكان كا تصور نهى كيا جا سكتا ،پس اس سے مراد يه هے كه خداوند عالم تمام موجودات پر اس طرح احاطه كئے بوئے هے كه اس كے علم كے ليے رفت و آمد اور كسب كى ضرورت نهى هے .

هے وه پلٹانے والا هے اور هر كام كى باز گشت اسى كى طرف هے بلنديوں كا پيدا كرنے والا ،فرش زمين كا بچھانے والا ،آسمان و زمين پر اختيار ركھنے والا ، پاك و منزّه ،پاكيزه [3]،ملائكه اور روح كا پروردگار ، تمام مخلوقات پر فضل وكرم كرنے والا اور تمام موجودات پر مهربانى كرنے والا هے وه هر آنكه كو ديكتا هے[4] اگر چه كوئى آنكه اسے نهى ديكتا هے .

وه صاحب حلم وكرم اور بر دبار هے ،اسكى رحمت هر شے كا احاطه كئے بوئے هے اور اسكى نعمت كا هر شے پراحسان هے انتقام ميں جلدى نهى كرتا اور مستحقين عذاب كو عذاب دينے ميں عجلت سے كام نهى ليتا .

اسرار كو جانتا هے اور ضميروں سے باخبر هے ،پوشيده چيزين اس پر مخفى نهى ربتين ،اور مخفى امور اس پر مشتبّه نهى هوتے ،وه هر شے پر محيط اور هر چيز پر غالب هے ،اسكى قوت هر شے ميں اسكى قدرت هر چيز پر هے ،وه بے مثل هے اس نے شے كو اس وقت وجود بخشا جب كوئى چيز نهى تهي اور وه زنده هے ،[5] هميشه رهنے والا ،انصاف كرنے والا هے ،اسكے علاوه كوئى خدا نهى هے ،وه عزيز و حكيم هے .

نگاهوں كى رسائى سے بالاتر هے اور هر نگاه كو اپنى نظر ميں ركھتا هے كه وه لطيف بهى هے اور خبير بهى كوئى شخص اسكے وصف كو پا نهى سكتا اور كوئى اسكے ظاهر و باطن كى كيفيت كا ادراك نهى كرسكتا مگر اتنا هى جتنا اس نے خود بتا ديا هے .

ميں گواهى ديتا هوں كه وه ايسا خدا هے جس كى پاكي و پاكيگى كا زمانه پر محيط اور جسكا نور ابدى هے

اسکا حکم کسی مشیر کے مشورے کے بغیر نافذ ہے ،اور نہ ہی اس کی تقدیر میں کوئی اسکا شریک ہے،اور نہ اس کی تدبیر میں کوئی فرق ہے۔ [6]

جو کچھ بنایا وہ بغیر کسی نمونہ کے بنایا اور جسے بھی خلق کیا بغیر کسی کی اعانت یا فکر و نظر [7] کی زحمت کے بنایا۔ جسے بنایا وہ بن گیا [8] اور جسے خلق کیا وہ خلق ہو گیا۔ وہ خدا ہے لا شریک ہے جس کی صنعت محکم اور جس کا سلوک بہترین ہے۔ وہ ایسا عادل ہے جو ظلم نہیں کرتا اور ایسا کرم کرنے والا ہے کہ تمام کام اسی کی طرف پلٹتے ہیں۔

میں گو اہی دیتا ہوں کہ وہ ایسا بزرگ و برتر ہے کہ ہر شے اسکی قدرت کے سامنے متواضع ، تمام چیزیں اس کی عزت کے سامنے ذلیل ،تمام چیزیں اس کی قدرت کے سامنے سر تسلیم خم کئے ہوئے ہیں اور ہر چیز اسکی ہیبت کے سامنے خاضع ہے۔

وہ تمام بادشاہوں کا بادشاہ [9] ،تمام آسمانوں کا خالق ،شمس و قمر پر اختیار رکھنے والا ،یہ تمام معین وقت پر حرکت کر رہے ہیں،دن کو رات اور رات کو دن پر پلٹانے والا [10] ہے کہ دن بڑی تیزی کے ساتھ اس کا پیچھا کرتا ہے،ہرمعاند ظالم کی کمر توڑنے والا اور ہر سرکش شیطان کو ہلاک کرنے والا ہے۔

نہ اس کی کوئی ضد ہے نہ مثل،وہ یکتا ہے بے نیاز ہے ،نہ اسکا کوئی باپ ہے نہ بیٹا ،نہ ہمسر۔ وہ خدائے واحد اور رب مجید ہے ،جو چاہتا ہے کرگزرتا ہے جوارادہ کرتا ہے پورا کردیتا ہے وہ جانتا ہے پس احصا کر لیتا ہے ،موت و حیات کا مالک،فقر و غنا کا صاحب اختیار ،ہنسانے والا، رلانے والا،قرب کرنے والا ،دور ہٹا دینے والا [11] عطا کرنے والا [12]،روک لینے والا ہے، ملک اسی کے لئے ہے اور حمد اسی کے لئے زیبا ہے اور خیر اس کے قبضہ میں ہے۔ وہ ہر شے پر قادر ہے۔

رات کو دن اور دن کو رات میں داخل کردیتا ہے۔ [13] اس عزیزو غفار کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے ،وہ دعاؤں کا قبول کرنے والا، بکثرت عطا کرنے والا،سانسوں کا شمار کرنے والا اور انسان و جنات کا پروردگار ہے اس کے لئے کوئی شے مشتبہ نہیں ہے۔ [14] وہ فریادیوں کی فریاد سے پریشان نہیں ہوتا ہے اور اسکو گڑگڑانے والوں کا اصرار خستہ حال نہیں کرتا ،نیک کرداروں کا بچانے والا ، طالبان فلاح کو توفیق دینے والا مومن کا مولا اور عالمین کا پالنے والا ہے۔ اسکا ہر مخلوق پر یہ حق ہے کہ وہ ہر حال میں اسکی حمد و ثنا کرے۔

ہم اس کی بے نہایت حمد کرتے ہیں اور ہمیشہ خوشی ،غمی،سختی اور آسائش میں اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں ،میں اس پر اور اس کے ملائکہ ،اس کے رسولوں اور اسکی کتابوں پر ایمان رکھتا ہوں،اس کے حکم کو سنتا ہوں اور اطاعت کرتا ہوں ،اسکی مرضی کی طرف سبقت کرتا ہوں اور اس کے فیصلہ کے سامنے سراپا تسلیم ہوں [15] چونکہ اسکی اطاعت میں رغبت ہے اور اس کے عتاب کے خوف کی بناء پر کہ نہ کوئی اسکی تدبیر سے بچ سکتا ہے اور نہ کسی کو اس کے ظلم کا خطرہ ہے۔

۲ ایک اہم مطلب کے لئے خداوند عالم کا فرمان

میں اپنے لئے بندگی اور اسکے لئے ربوبیت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے لئے اس کی ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اسکے پیغام وحی کو پہنچانا چاہتا ہوں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوتاہی کی شکل میں وہ عذاب نازل ہو جائے جس کا دفع کرنے والا کوئی نہ ہو اگرچہ بڑی تدبیر سے کام لیا جائے اور اس کی دوستی خالص ہے۔ اس خدائے وحدہ لا شریک نے مجھے بتایا کہ اگر میں نے اس پیغام کو نہ پہنچایا جو اس نے علی کے متعلق مجھ پر نازل فرمایا ہے تو اسکی رسالت کی تبلیغ نہیں کی اور اس نے میرے لئے لوگوں کے شر سے حفاظت کی ضمانت لی ہے اور خدا ہمارے لئے کافی اور بہت زیادہ کرم کرنے والا ہے ۔

اس خدائے کریم نے یہ حکم دیا ہے : >بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ (فِي عَلِيٍّ يَعْنِي فِي الْخِلَافَةِ لِعَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ) وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ< [16]

”اے رسول! جو حکم تمہاری طرف علی (ع) (یعنی علی بن ابی طالب کی خلافت) کے بارے میں نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا [17] تو رسالت کی تبلیغ نہی کی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا“

ایہا الناس! میں نے حکم کی تعمیل میں کوئی کوتاہی نہیں کی اور میں اس آیت کے نازل ہونے کا سبب واضح کر دینا چاہتا ہوں :

جبرئیل تین بار میرے پاس خداوندِ سلام [18] پروردگار (کہ وہ سلام ہے) کا یہ حکم لے کر نازل ہوئے کہ میں اسی مقام پر ٹھہر کر سفید و سیاہ کو یہ اطلاع دے دوں کہ علی بن ابی طالب (ع) میرے بھائی، وصی، جانشین اور میرے بعد امام ہیں ان کی منزل میرے لئے ویسی ہی ہے جیسے موسیٰ کے لئے ہارون کی تھی۔ فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، وہ اللہ و رسول کے بعد تمہارے حاکم ہیں اور اس سلسلہ میں خدا نے اپنی کتاب میں مجھ پر یہ آیت نازل کی ہے :

>إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ زَاكِعُونَ< [19]

”بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اسکا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں“ علی بن ابی طالب (ع) نے نماز قائم کی ہے اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دی ہے وہ ہر حال میں رضا ء الہی کے طلب گار ہیں۔ [20]

میں نے جبرئیل کے ذریعہ خدا سے یہ گزارش کی کہ مجھے اس وقت تمہارے سامنے اس پیغام کو پہنچانے سے معذور رکھا جائے اس لئے کہ میں متقین کی قلت اور منافقین کی کثرت، فساد برپا کرنے والے، ملامت کرنے والے اور اسلام کا مذاق اڑانے والے منافقین کی مکاریوں سے باخبر ہوں، جن کے بارے میں خدا نے صاف کہہ دیا ہے کہ ”یہ اپنی زبانوں سے وہ کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہے، اور یہ اسے معمولی بات سمجھتے ہیں حالانکہ پروردگار کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے“۔ اسی طرح [21] منافقین نے بارہا مجھے اذیت پہنچائی ہے یہاں تک کہ وہ مجھے ”اُذُن“ ”ہر بات پر کان دھرنے والا“ کہنے لگے اور ان کا خیال تھا کہ میں ایسا ہی ہوچونکہ

اس (علی) کے ہمیشہ میرے ساتھ رہنے، اس کی طرف متوجہ رہنے، اور اس کے مجھے قبول کرنے کی وجہ سے یہاں تک کہ خداوند عالم نے اس سلسلہ میں آیت نازل کی ہے:

<وَمِنْهُمْ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ، قُلْ أُذُنٌ عَلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ أُذُنٌ- [خَيْرٌ لَّكُمْ، يَوْمَ مِّنْ بِاللَّهِ وَ يَوْمَ مِّنْ لِلَّهِ مَنِينَ]> [22]

اس مقام پر یہ بات بیان کردینا ضروری ہے کہ ”يَوْمَ مِّنْ بِاللَّهِ“ ”اللہ“ ”باء“ کے ساتھ اور ”يَوْمَ مِّنْ لِلَّهِ مَنِينَ“ ”مو منین“ ”لام کے ساتھ ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ پہلے کا مطلب تصدیق کرنا اور دوسرے کا مطلب تواضع اور احترام کا اظہار کرنا ہے۔

”اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو رسول کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ بس کان ہی (کان) ہیں (اے رسول) تم کھدو کہ (کان تو ہیں مگر) تمہاری بھلائی (سننے) کے کان ہیں کہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور مو منین (کی باتوں) کا یقین رکھتے ہیں“ [23]

ورنہ میں چاہوں تو ”أُذُنٌ“ کہنے والوں میں سے ایک ایک کا نام بھی بتا سکتا ہوں، اگر میں چاہوں تو ان کی طرف اشارہ کر سکتا ہوں اور اگرچا ہوں تو تمام نشانیوں کے ساتھ ان کا تعارف بھی کر سکتا ہوں، لیکن میں ان معاملات میں کرم اور بزرگی سے کام لیتا ہوں۔ [24]

لیکن ان تمام باتوں کے باوجود مرضیٰ خدا یہی ہے کہ میں اس حکم کی تبلیغ کردوں۔

اس کے بعد آنحضرت (ص) اس آیت کی تلاوت فرما ئی :

<يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ (فِي حَقِّ عَلَى) وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ> [25]

”اے رسول! جو حکم تمہاری طرف علی (ع) کے سلسلہ میں نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادو، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو رسالت کی تبلیغ نہی کی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا“

۳ بارہ اماموں کی امامت اور ولایت کا قانونی اعلان

لوگو! جان لو (اس سلسلہ میں خبر دار رہو اس کو سمجھو اور مطلع ہو جاؤ) ہو کہ اللہ نے علی کو تمہارا ولی اور امام بنادیا ہے اور ان کی اطاعت کو تمام مہاجرین، انصار اور نیکی میں ان کے تابعین اور ہر شہری، دیہاتی، عجمی، عربی، آزاد، غلام، صغیر، کبیر، سیاہ، سفید پر واجب کر دیا ہے۔ ہر توحید پرست [26] کیلئے ان کا حکم جاری، ان کا امر نافذ اور ان کا قول قابل اطاعت ہے، ان کا مخالف ملعون اور ان کا پیرو مستحق رحمت ہے۔ [27] جو ان کی تصدیق کرے گا اور ان کی بات سن کر اطاعت کرے گا اللہ اس کے گناہوں کو بخش دے گا

ایہا الناس! یہ اس مقام پر میرا آخری قیام ہے لہذا میری بات سنو، اور اطاعت کرو اور اپنے پرور دگار کے

حکم کو تسلیم کرو۔ اللہ تمہارا رب، ولی اور پرور دگار ہے اور اس کے بعد اس کا رسول محمد(ص) تمہارا حاکم ہے جو آج تم سے خطاب کر رہا ہے۔ [28] اس کے بعد علی تمہارا ولی اور بحکم خدا تمہارا امام ہے اس کے بعد امامت میری ذریت اور اس کی اولاد میں تمہارے خدا و رسول سے ملاقات کے دن تک باقی رہے گی۔

حلال وہی ہے جس کو اللہ، رسول اور انہوں (بارہ ائمہ) نے حلال کیا ہے اور حرام وہی ہے جس کو اللہ، رسول اور ان بارہ اماموں نے تم پر حرام کیا ہے۔ اللہ نے مجھے حرام و حلال کی تعلیم دی ہے اور اس نے اپنی کتاب اور حلال و حرام میں سے جس چیز کا مجھے علم دیا تھا وہ سب میں نے اس (علی (ع) کے حوالہ کر دیا۔

ایہا الناس علی (ع) کو دوسروں پر فضیلت دو خداوند عالم نے ہر علم کا احصاء ان میں کر دیا ہے اور کوئی علم ایسا نہیں ہے جو اللہ نے مجھے عطا نہ کیا ہو اور جو کچھ خدا نے مجھے عطا کیا تھا سب میں نے علی (ع) کے حوالہ کر دیا ہے۔ [29] وہ امام مبین ہیں اور خداوند عالم قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے :

﴿وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ﴾ [30] ”ہم نے ہر چیز کا احصاء امام مبین میں کر دیا ہے“

ایہا لناس ! علی (ع) سے بھٹک نہ جانا، ان سے بیزار نہ ہو جانا اور ان کی ولایت کا انکار نہ کر دینا کہ وہی حق کی طرف ہدایت کرنے والے، حق پر عمل کرنے والے، باطل کو فنا کر دینے والے اور اس سے روکنے والے ہیں، انہیں اس راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں ہوتی۔

وہ سب سے پہلے اللہ و رسول پر ایمان لائے اور اپنے جی جان سے رسول پر قربان تھے وہ اس وقت رسول کے ساتھ تھے جب لوگوں میں سے ان کے علاوہ کوئی عبادت خدا کرنے والا نہ تھا (انہوں نے لوگوں میں سب سے پہلے نماز قائم کی اور میرے ساتھ خدا کی عبادت کی ہے میں نے خداوند عالم کی طرف سے ان کو اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا تو وہ بھی اپنی جان فدا کرتے ہوئے میرے بستر پر سو گئے۔

ایہا الناس ! انہیں افضل قرار دو کہ انہیں اللہ نے فضیلت دی ہے اور انہیں قبول کرو کہ انہیں اللہ نے امام بنا یا ہے۔

ایہا الناس ! وہ اللہ کی طرف سے امام ہیں [31] اور جو ان کی ولایت کا انکار کرے گا نہ اس کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اس کی بخشش کا کوئی امکان ہے بلکہ اللہ یقیناً اس امر پر مخالفت کرنے والے کے ساتھ ایسا کرے گا اور اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بدترین عذاب میں مبتلا کرے گا۔ لہذا تم ان کی مخالفت [32] سے بچو کہیں ایسا نہ ہو کہ اس جہنم میں داخل ہو جاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اور جس کو کفار کے لئے مہیا کیا گیا ہے۔

ایہا الناس ! خدا کی قسم تمام انبیاء علیہم السلام و مرسلین نے مجھے بشارت دی ہے اور میں خاتم الانبیاء والمرسلین اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات کے لئے حجت پروردگار ہوں جو اس بات میں شک کرے گا وہ گذشتہ زمانہ جاہلیت جیسا کافر ہو جائے گا اور جس نے میری کسی ایک بات میں بھی شک کیا اس نے گویا تمام باتوں کو مشکوک قرار دیدیا اور جس نے ہمارے کسی ایک امام کے سلسلہ میں شک کیا اس نے

تمام اماموں کے بارے میں شک کیا اور ہمارے بارے میں شک کرنے والے کا انجام جہنم ہے۔ [33]

اس بات کا بیان کردینا بھی ضروری ہے کہ شاید ”جاہلیت اول کے کفر“ سے دور جاہلیت کے کفر کے درجہ میں سے شدیدترین درجہ ہے۔

ایہا الناس! اللہ نے جو مجھے یہ فضیلت عطا کی ہے یہ اس کا کرم اور احسان ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں ہے اور وہ میری طرف سے تا ابد اور ہر حال میں اسکی حمد و سپاس ہے۔

ایہا الناس! علی (ع) کی فضیلت [34] کا اقرار کرو کہ وہ میرے بعد ہر مرد و زن سے افضل و برتر ہے جب تک اللہ رزق نا زل کر رہا ہے اور اس کی مخلوق باقی ہے۔ جو میری اس بات کو رد کرے اور اس کی موافقت نہ کرے وہ ملعون ہے ملعون ہے اور مغضوب ہے مغضوب ہے۔ جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ہے [35] کہ پروردگار کا ارشاد ہے کہ جو علی سے دشمنی کرے گا اور انہیں اپنا حاکم تسلیم نہ کرے گا اس پر میری لعنت اور میرا غضب ہے۔ لہذا ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے کل کے لئے کیا مہیا کیا ہے۔ اس کی مخالفت کرتے وقت اللہ سے ڈرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ حق سے قدم پھسل جائیں اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

ایہا الناس! علی (ع) وہ جنب اللہ [36] ہیجن کا خداوند عالم نے اپنی کتاب میں تذکرہ کیا ہے اور ان کی مخالفت کرنے والے کے بارے میں فرمایا ہے: >أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَا عَلَى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللَّهِ< [37] ہائے افسوس کہ میں نے جنب خدا کے حق میں بڑی کوتاہی کی ہے“

ایہا الناس! قرآن میں فکر کرو، اس کی آیات کو سمجھو، محکمت میغور و فکر کرو اور متشابہات کے پیچھے نہ پڑو۔ خدا کی قسم قرآن مجید کے باطن اور اس کی تفسیر [38] کو اس کے علاوہ اور کوئی واضح نہ کرسکے گا۔ [39]

جس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اور جس کا بازو تھام کر میں نے بلند کیا ہے اور جس کے بارے میں یہ بتا رہا ہوں کہ جس کا میں مو لا ہوں اس کا یہ علی (ع) مو لا ہے۔ یہ علی بن ابی طالب (ع) میرا بھائی ہے اور وصی بھی۔ اس کی ولایت کا حکم اللہ کی طرف سے ہے جو مجھ پر نا زل ہوا ہے۔

ایہا الناس! علی (ع) اور ان کی نسل سے میری پاکیزہ اولاد ثقل اصغر ہیں اور قرآن ثقل اکبر ہے [40] ان میں سے ہر ایک دوسرے کی خبر دیتا ہے اور اس سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ دونوں حوض کوثر پر وارد ہوں گے جان لو! میرے یہ فرزند مخلوقات میں خدا کے امین اور زمین میں خدا کے حکام ہیں۔ [41]

آگاہ ہو جاؤ! میں نے میں نے ادا کر دیا میں نے پیغام کو پہنچا دیا۔ میں نے بات سنا دی، میں نے حق کو واضح کر دیا، [42] آگاہ ہو جاؤ جو اللہ نے کھا وہ میں نے دھرا دیا۔ پھر آگاہ ہو جاؤ کہ امیر المومنین میرے اس بھائی کے علاوہ کوئی نہیں ہے [43] اور اس کے علاوہ یہ منصب کسی کے لئے سزاوار نہیں ہے۔

۴ پیغمبر اکرم (ص) کے ہاتھوں پر امیرا لمومنین علیہ السلام کا تعارف

(اس کے بعد علی (ع) کو اپنے ہاتھوں پر پازوپکڑ کر بلند کیا یہ اس وقت کی بات ہے جب حضرت علی علیہ السلام منبر پر پیغمبر اسلام (ص) سے ایک زینہ نیچے کھڑے ہوئے تھے اور آنحضرت (ص) کے دائیں طرف ماٹل تھے گویا دونوں ایک ہی مقام پر کھڑے ہوئے ہیں ۔

اس کے بعد پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے دست مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کیا اور ان کے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور علی (ع) کو اتنا بلند کیا کہ آپ (ع) کے قدم مبارک آنحضرت (ص) کے گھٹنوں کے برابر آگئے۔ [44] اس کے بعد آپ (ص) نے فرمایا :

ایہا الناس! یہ علی (ع) میرا بھائی اور وصی اور میرے علم کا مخزن [45] اور میری امت میں سے مجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے میرا خلیفہ ہے اور کتاب خدا کی تفسیر کی رو سے بھی میرا جانشین ہے یہ خدا کی طرف دعوت دینے والا، اس کی مرضی کے مطابق عمل کرنے والا، اس کے دشمنوں سے جہاد کرنے والا، اس کی اطاعت [46]۔ پر ساتھ دینے والا، اس کی معصیت سے روکنے والا ۔

یہ اس کے رسول کا جانشین اور مومنین کا امیر، ہدایت کرنے والا امام ہے اور ناکثین (بیعت شکن) قاسطین (ظالم) اور مارقین (خارجی افرا) [47] سے جہاد کرنے والا ہے ۔

خداوند عالم فرماتا ہے: ﴿مَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ﴾ [48] ”میرے پاس بات میں تبدیلی نہیں ہوتی ہے“ خدایا تیرے حکم سے کہہ رہا ہوں [49]۔ خدا یا علی (ع) کے دوست کو دوست رکھنا اور علی (ع) کے دشمن کو دشمن قرار دینا، جو علی (ع) کی مدد کرے اس کی مدد کرنا اور جو علی (ع) کو ذلیل و رسوا کرے تو اس کو ذلیل و رسوا کرنا ان کے منکر پر لعنت کرنا اور ان کے حق کا انکار کرنے والے پر غضب نازل کرنا ۔

پروردگار! تو نے اس مطلب کو بیان کرتے وقت اور آج کے دن علی (ع) کو تاج ولایت پہناتے وقت علی (ع) کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی:

﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ [50]

”آج میں نے دین کو کامل کر دیا، نعمت کو تمام کر دیا اور اسلام کو پسندیدہ دین قرار دیدیا“

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ [51]

”اور جو اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے گا وہ دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں خسارہ والوں میں ہو گا“

پروردگار! میں تجھے گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی۔ [52]

۵ مسئلہ ۱ امامت پر امت کی توجہ پر زور دینا

ایہا الناس! اللہ نے دین کی تکمیل علی (ع) کی امامت سے کی ہے۔ لہذا جو علی (ع) اور ان کے صلب سے آنے والی میری اولاد کی امامت کا اقرار نہ کرے گا۔ اس کے دنیا و آخرت کے تمام اعمال بر باد ہو جائیں گے [53] وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ ایسے لوگوں کے عذاب میں کوئی تخفیف نہ ہو گی اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی۔

ایہا الناس! یہ علی (ع) ہے تم میں سب سے زیادہ میری مدد کرنے والا، تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب تر اور میری نگاہ میں عزیز تر ہے۔ اللہ اور میں دونوں اس سے راضی ہیں۔ قرآن کریم میں جو بھی رضا کی آیت ہے وہ اسی کے بارے میں ہے اور جہاں بھی **یا ایہا الذین آمنوا** کہا گیا ہے اس کا پہلا مخاطب یہی ہے قرآن میبہر آیت مدح اسی کے بارے میں ہے۔ سورہ ہل اتی میں جنت کی شہادت صرف اسی [54] کے حق میں دی گئی ہے اور یہ سورہ اس کے علاوہ کسی غیر کی مدح میں نازل نہیں ہوا ہے۔

ایہا الناس! یہ دین خدا کا مددگار، رسول خدا (ص) [55] سے دفاع کرنے والا، متقی، پاکیزہ صفت، ہا دی اور مہدی ہے۔ تمہارا نبی سب سے بہترین نبی اور اس کا وصی بہترین وصی ہے اور اس کی اولاد بہترین وصیاء ہیں۔

ایہا الناس! ہر نبی کی ذریت اس کے صلب سے ہوتی ہے اور میری ذریت علی (ع) کے صلب سے ہے

ایہا الناس! ابلیس نے حسد کر کے آدم کو جنت سے نکلوا دیا لہذا خبر دار تم علی سے حسد نہ کرنا کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں، اور تمہارے قدموں میں لغزش پیدا ہو جائے، آدم صلی اللہ ہو نے کے باوجود ایک ترک او لیٰ پر زمین میں بھیج دئے گئے تو تم کیا ہو اور تمہاری [56] کیا حقیقت ہے۔ تم میں دشمنان خدا بھی پائے جاتے ہیں [57] یاد رکھو علی کا دشمن صرف شقی ہو گا اور علی کا دوست صرف تقی ہو گا اس پر ایمان رکھنے والا صرف مو من مخلص ہی ہو سکتا ہے اور خدا کی قسم علی (ع) کے بارے میں سورہ عصر نازل ہوا ہے۔

<بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالْعَصْرَانِ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ> [58]

”بنام خدائے رحمان و رحیم۔ قسم ہے عصر کی، بیشک انسان خسارہ میں ہے“ مگر علی (ع) جو ایمان لائے اور حق اور صبر پر راضی ہوئے۔

ایہا الناس! میں نے خدا کو گواہ بنا کر اپنے پیغام کو پہنچا دیا اور رسول کی ذمہ داری اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ ایہا الناس! اللہ سے ڈرو، جو ڈرنے کا حق ہے اور خبر دار! اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک اس کے اطاعت گزار نہ ہو جاؤ۔

6 منافقوں کی کار شکنیوں کی طرف اشارہ

ایہا الناس! اللہ، اس کے رسول(ص) اور اس نور پر ایمان لاؤ جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے۔ قبل اس کے کہ خدا کچھ چہروں کو بگاڑ کر انہیں پشت کی طرف پھیر دے یا ان پر اصحاب سبت کی طرح لعنت کرے [59]“

جملہ ”جو شخص اپنے دل میں علی (ع) سے محبت اور بغض کے مطابق عمل کرتا ہے“ کی آٹھویں حصہ کے دوسرے جزء میں وضاحت کی جائے گی۔

خدا کی قسم اس آیت سے میرے اصحاب کی ایک قوم کا قصد کیا گیا ہے کہ جن کے نام و نسب سے میں آشنا ہوں لیکن مجھے ان سے پردہ پوشی کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پس ہر انسان اپنے دل میں حضرت علی علیہ السلام کی محبت یا بغض کے مطابق عمل کرتا ہے۔

ایہا الناس! نور کی پہلی منزل میں ہوں [60] میرے بعد علی (ع) اور ان کے بعد ان کی نسل ہے اور یہ سلسلہ اس مہدی قائم تک برقرار رہے گا جو اللہ کا حق اور ہما راق حق حاصل کرے گا [61] چوں کہ اللہ نے ہم کو تمام مقصرین، معاندین، مخالفین، خائنین، آئین اور ظالمین کے مقابلہ میں اپنی حجت قرار دیا ہے۔ [62]

ایہا الناس! میں تمہیں باخبر کرنا چاہتا ہوں کہ میں تمہارے لئے اللہ کا نمائندہ ہوں جس سے پہلے بہت سے رسول گذر چکے ہیں۔ تو کیا میں مر جاؤں یا قتل ہو جاؤں تو تم اپنے پرا نے دین پر پلٹ جاؤ گے؟ تو یاد رکھو جو پلٹ جائے گا وہ اللہ کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جزا دینے والا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ علی (ع) کے صبر و شکر کی تعریف کی گئی ہے اور ان کے بعد میری اولاد کو صابر و شاکر قرار دیا گیا ہے۔ جو ان کے صلب سے ہے۔

ایہا الناس! مجھ پر اپنے اسلام کا احسان نہ رکھو بلکہ خدا پر بھی احسان نہ سمجھو کہ وہ تمہارے اعمال کو نیست و نابود کر دے اور تم سے ناراض ہو جائے، اور تمہیں آگ اور ”پگھلے ہوئے“ تانبے کے عذاب میں مبتلا کر دے تمہارا پروردگار مسلسل تم کو نگاہ میں رکھے ہوئے ہے۔ [63]

آنحضرت (ص) نے ”پہلے صحیفہ ملعونہ“ کی طرف اشارہ فرمایا ہے جس پر منافقین کے پانچ بڑے افراد نے حجة الوداع کے موقع پر کعبہ میں دستخط کئے تھے جس کا خلاصہ یہ تھا کہ پیغمبر اکرم(ص) کے بعد خلافت ان کے اہل بیت علیہم السلام تک نہیں پہنچنی چاہئے اس سلسلہ میں اس کتاب کے تیسرے حصہ کے دوسرے جزء کی طرف رجوع کیجئے“

ایہا الناس! عنقریب میرے بعد ایسے امام آئیں گے جو جہنم کی دعوت دیں گے اور قیامت کے دن ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ اللہ اور میں دونوں ان لوگوں سے بیزار ہیں۔

ایہا الناس! یہ لوگ اور ان کے اتباع و انصار سب جہنم کے پست ترین درجے میں ہوں گے اور یہ متکبر لوگوں کا بدترین ٹھکانا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ لوگ اصحاب صحیفہ [64] ہیں لہذا تم میں سے ہر ایک اپنے صحیفہ پر نظر رکھے۔

راوی کہتا ہے :جس وقت پیغمبر اکرم(ص) نے اپنی زبان مبارک سے ”صحیفہ ء ملعونہ“ کا نام ادا کیا اکثر لوگ آپ کے اس کلام کا مقصد نہ سمجھ سکے اور اذہان میں سوال ابھر نے لگے صرف لوگوں کی قلیل جماعت آپ کے اس کلام کا مقصد سمجھ پائی ۔

ایہا الناس آگاہ ہو جاؤ کہ میں خلافت کو امامت اور وراثت کے طور پر قیامت تک کے لئے اپنی اولاد میں امانت قرار دے کر جا رہا ہوں اور مجھے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے تا کہ ہر حاضر و غائب ، موجود و غیر موجود ، موجود و غیر موجود سب پر حجت تمام ہو جائے ۔ اب حاضر کا فریضہ ہے کہ قیامت تک اس پیغام کو غائب تک اور ماں باپ اپنی اولاد کے حوالہ کرتے رہیں ۔

میرے بعد عنقریب لوگ اس امامت(خلافت) کو باشبابت سمجھ کر غصبی[65] غصب کر لیں گے ،خدا غا صبین اور تجاوز کرنے والوں پر لعنت کرے ۔یہ وہ وقت ہوگا جب (اے جن و انس)[66] تم پر عذاب آئے گا آگ اور(پگھلے ہوئے) تانبے کے شعلے بر سائے جائیں گے جب کوئی کسی کی مدد کرنے والا نہ ہو گا ۔[67]

ایہا الناس !اللہ تم کو انہیں حالات میں نہ چھوڑے گا جب تک خبیث اور طیب کو الگ الگ نہ کر ایہا الناس !کوئی قریہ[68] ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اللہ (اس میں رہنے والوں کو آیات الہی کی تکذیب کی بنا پر) ہلاک کر دے گا اور اسے حضرت مہدی کی حکومت کے زیر سلطہ لے آئے گا یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ صادق الوعد ہے۔[69]

ایہا الناس !تم سے پہلے اکثر لوگ ہلاک ہو چکے ہیں اور اللہ ہی نے ان لوگوں کو ہلاک کیا ہے[70] اور وہی بعد والوں کو ہلاک کر نے والا ہے ۔خداوند عالم کا فرمان ہے :

<اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلَیْنَ، ثُمَّ نُنَبِّئُهُمُ الْاٰخِرَیْنَ، كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ، وَیَلَّیْ یَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ>[71]

”کیا ہم نے ان کے پہلے والوں کو ہلاک نہیں کر دیا ہے پھر دوسرے لوگوں کو بھی انہیں کے پیچھے لگا دیں گے ہم مجرموں کے ساتھ اسی طرح کا برتاؤ کرتے ہیں اور آج کے دن جھٹلانے والوں کے لئے بربادی ہی بربادی ہے“

ایہا الناس !اللہ نے مجھے امر و نہی کی ہدایت کی ہے اور میں نے اللہ کے حکم سے علی(ع) کو امر و نہی کیا ہے۔ وہ امر و نہی الہی سے باخبر ہیں۔[72] ان کے امر کی اطاعت کرو تاکہ سلامتی پاؤ ، ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ ان کے روکنے پر رک جاؤ تاکہ راہ راست پر آجاؤ ۔ان کی مرضی پر چلو اور مختلف راستے تمہیں اس کی راہ سے منحرف کر دیں گے ۔

۷ اہل بیت علیہم السلام کے پیرو کار اور ان کے دشمن

میں وہ صراط مستقیم ہوں جس کی اتباع کا خدا نے حکم دیا ہے۔[73] پھر میرے بعد علی (ع) ہیں اور ان کے بعد میری اولاد جو ان کے صلب سے ہے یہ سب وہ امام ہیں جو حق کے ساتھ ہدایت کرتے ہیں اور

حق کے ساتھ انصاف کرتے ہیں ۔

اس کے بعد آنحضرت (ص) نے اس طرح فرمایا : <بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ...>
سورہ الحمد کی تلاوت کے بعد آپ نے اس طرح فرمایا :

خدا کی قسم یہ سورہ میرے اور میری اولاد کے بارے میں نازل ہوا ہے ، اس میں اولاد کے لئے عمو میت بھی ہے اور اولاد کے ساتھ خصوصیت بھی ہے ۔ [74] یہی خدا کے دوست ہیں جن کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ کوئی حزن ! یہ حزب اللہ ہیں جو ہمیشہ غالب رہنے والے ہیں ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ دشمنان علی ہی اہل تفرقہ ، اہل تعدی اور برادران شیطان ہیں جو باطل کو خواہشات نفسانی کی وجہ سے ایک دوسرے تک پہنچاتے ہیں ۔ [75]

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی مومنین برحق ہیں جن کا ذکر پروردگار نے اپنی کتاب میں کیا ہے :

<لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ ، أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ ...> [76]

”آپ کبھی نہ دیکھیں گے کہ جو قوم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والی ہے وہ ان لوگوں سے دوستی کر رہی ہے جو اللہ اور رسول سے دشمنی کرنے والے ہیں چاہے وہ ان کے باپ دادا یا اولاد یا برادران یا عشیرہ اور قبیلہ والے ہی کیوں نہ ہوں اللہ نے صاحبان ایمان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے “

آگاہ ہو جاؤ کہ ان (اہل بیت) کے دوست ہی وہ افراد ہیں جن کی توصیف پروردگار نے اس انداز سے کی ہے : <الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ> [77]

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہیں کیا انہیں کے لئے امن ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں “

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست وہی ہیں جو ایمان لائے ہیں اور شک میں نہیں پڑے ہیں ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جو جنت میں امن و سکون کے ساتھ داخل ہوں گے اور ملائکہ سلام کے ساتھ یہ کہہ کے ان کا استقبال کریں گے کہ تم طیب و طاهر ہو ، لہذا جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ “

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جن کے لئے جنت ہے اور انہیں جنت میں بغیر حساب رزق دیا جائیگا ۔ [78]

آگاہ ہو جاؤ کہ ان (اہل بیت) کے دشمن ہی وہ ہیں جو آتش جہنم کے شعلوں میں داخل ہوں گے ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دشمن وہ ہیں جو جہنم کی آواز اُس عالم میں سنیں گے کہ اس کے شعلے بھڑک

رہے ہوں گے اور وہ ان کو دیکھیں گے ۔

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دشمن وہ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے:

<كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعْنَتْ أُخْتَهَا...> [79]

” (جہنم میں) داخل ہو نے والا ہر گروہ دوسرے گروہ پر لعنت کرے گا ... “

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دشمن ہی وہ ہیں جن کے بارے میں پروردگار کا فرمان ہے:

> كَلَّمَا أَلْقَىٰ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ. قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِن شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِئٌ ضَلَالٍ كَبِيرٍ.... أَلَا فَسْخَافًا لَّصَحَابِ السَّعِيرِ > [80]

” جب کوئی گروہ داخل جہنم ہو گا تو جہنم کے خازن سوال کریں گے کیا تمہارا رے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا؟ تو وہ کہیں گے آیا تو تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا اور یہ کہہ دیا کہ اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے تم لوگ خود بہت بڑی گمراہی میں مبتلا ہو... آگاہ ہو جاؤ تو اب جہنم والوں کے لئے تو رحمت خدا سے دوری ہی دوری ہے “ [81]

آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست ہی وہ ہیں جو اللہ سے از غیب ڈرتے ہیں [82] اور انہیں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے ۔

ایہا الناس! دیکھو آگ کے شعلوں اور اجر عظیم کے مابین کتنا فاصلہ ہے ۔ [83]

ایہا الناس! ہمارا دشمن وہ ہے جس کی اللہ نے مذمت کی اور اس پر لعنت کی ہے اور ہمارا دوست وہ ہے جس کی اللہ نے تعریف کی ہے اور اس کو دوست رکھتا ہے ۔

ایہا الناس! آگاہ ہو جاؤ کہ میں ڈرانے والا ہوں اور علی (ع) بشارت دینے والے ہیں ۔ [84]

ایہا الناس! میں انذار کرنے والا اور علی (ع) ہدایت کرنے والے ہیں ۔

ایہا الناس! میں پیغمبر ہوں اور علی (ع) میرے جانشین ہیں ۔

ایہا الناس! آگاہ ہو جاؤ میں پیغمبر ہوں اور علی (ع) میرے بعد امام اور میرے وصی ہیں اور ان کے بعد کے امام ان کے فرزند ہیں آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کا باپ ہوں اور وہ اس کے صلب سے پیدا ہو نگے ۔

۸ حضرت مہدی عج۔۔

یاد رکھو کہ آخری امام ہمارا ہی قائم مہدی ہے ، وہ ادیان پر غالب آنے والا اور ظالموں سے انتقام لینے والا ہے ، وہی قلعوں کو فتح کرنے والا اور ان کو منہدم کرنے والا ہے ، وہی مشرکین کے ہر گروہ پر غالب اور ان کی

ہدایت کر نے والا ہے۔ [85]

آگاہ ہو جاؤ وہی اولیاء خدا کے خون کا انتقام لینے والا اور دین خدا کا مدد گار ہے جان لو! کہ وہ عمیق سمندر سے استفادہ کر نے والا ہے۔ [86]

عمیق دریا سے مراد میں چند احتمال پائے جا تے ہیں، منجملہ دریائے علم الہی، یا دریائے قدرت الہی، یا اس سے مراد قدرتوں کا وہ مجموعہ ہے جو خداوند عالم نے امام علیہ السلام کو مختلف جہتوں سے عطا فرمایا ہے۔

وہی ہر صاحب فضل پر اس کے فضل اور ہر جاہل پر اس کی جہالت کا نشانہ لگا نے والا ہے۔ [87]

آگاہ ہو جاؤ کہ وہی اللہ کا منتخب اور پسندیدہ ہے، وہی ہر علم کا وارث اور اس پر احاطہ رکھنے والا ہے۔

آگاہ ہو جاؤ وہی پروردگار کی طرف سے خبر دینے والا اور آیات الہی کو بلند کر نے والا ہے [88] وہی رشید اور صراط مستقیم پر چلنے والا ہے اسی کو اللہ نے اپنا قانون سپرد کیا ہے۔

اسی کی بشارت دور سابق میں دی گئی ہے۔ [89] وہی حجت باقی ہے اور اس کے بعد کوئی حجت نہیں ہے، ہر حق اس کے ساتھ ہے اور ہر نور اس کے پاس ہے، اس پر کوئی غالب آنے والا نہیں ہے وہ زمین پر خدا کا حاکم، مخلوقات میں اس کی طرف سے حکم اور خفیہ اور علانیہ ہر مسئلہ میں اس کا امین ہے۔

۹ بیعت کی وضاحت

ایہا الناس! میں نے سب بیان کر دیا اور سمجھا دیا، اب میرے بعد یہ علی تمہیں سمجھا ئیں گے

آگاہ ہو جاؤ! کہ میں تمہیں خطبہ کے اختتام پر اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ پہلے میرے ہاتھ پر ان کی بیعت کا اقرار کرو، [90] اس کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کرو، میں نے اللہ کے ساتھ بیعت کی ہے اور علی (ع) نے میری بیعت کی ہے اور میں خداوند عالم کی جانب سے تم سے علی (ع) کی بیعت لے رہا ہوں (خدا فرماتا ہے) [91]: **إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهِ اللَّهُ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا**

”بیشک جو لوگ آپ کی بیعت کر تے ہیں وہ درحقیقت اللہ کی بیعت کر تے ہیں اور ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ ہی کا ہاتھ ہے اب اس کے بعد جو بیعت کو توڑ دیتا ہے وہ اپنے ہی خلاف اقدام کرتا ہے اور جو عہد الہی کو پورا کرتا ہے خدا اسی کو اجر عظیم عطا کرے گا“

۱۰ حلال و حرام، واجبات اور محرمات

ایہا الناس! یہ حج اور عمرہ اور یہ صفا و مروہ سب شعا ثر اللہ ہیں (خداوند عالم فرماتا ہے: [92])

<فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ عَمَّرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا...> [93] ”لہذا جو شخص بھی حج یا عمرہ کرے اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں کا چکر لگائے“

ایہا الناس! خا نہ خدا کا حج کرو جو لوگ یہاں آجاتے ہیں وہ بے نیاز ہو جاتے ہیں خوش ہوتے ہیں اور جو اس سے الگ ہو جاتے ہیں وہ محتاج ہو جاتے ہیں۔ [94]

ایہا الناس! کوئی مو من کسی مو قف (عرفات، مشعر، منی) میں وقوف [95] نہیں کرتا مگر یہ کہ خدا اس وقت تک کے گناہ معاف کر دیتا ہے، لہذا حج کے بعد اسے از سر نو نیک اعمال کا سلسلہ شروع کرنا چاہئے

ایہا الناس! حجاج کی مدد کی جاتی ہے اور ان کے اخراجات کا اس کی طرف سے معاوضہ دیا جاتا ہے اور اللہ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا ہے۔

ایہا الناس! پورے دین اور معرفت احکام کے ساتھ حج بیت اللہ کرو، اور جب وہ مقدس مقامات سے واپس ہو تو مکمل توبہ اور ترک گناہ کے ساتھ۔

ایہا الناس! نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو جس طرح اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے [96] اگر وقت زیادہ گزر گیا ہے اور تم نے کوئی تاہی و نسیان سے کام لیا ہے تو علی (ع) تمہارے ولی اور تمہارے لئے بیان کرنے والے ہیں جن کو اللہ نے میرے بعد اپنی مخلوق پر امین بنایا ہے اور میرا جانشین بنایا ہے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ [97]

وہ اور جو میری نسل سے ہیں وہ تمہارے ہر سوال کا جواب دیں گے اور جو کچھ تم نہیں جانتے ہو سب بیان کر دیں گے۔

آگاہ ہو جاؤ کہ حلال و حرام اتنے زیادہ ہیں کہ سب کا احصاء اور بیان ممکن نہیں ہے۔ مجھے اس مقام پر تمام حلال و حرام کی امر و نہی کرنے اور تم سے بیعت لینے کا حکم دیا گیا ہے اور تم سے یہ عہد لے لوں کہ جو پیغام علی (ع) اور ان کے بعد کے ائمہ کے بارے میں خدا کی طرف سے لایا ہوں، تم ان سب کا اقرار کرلو کہ یہ سب میری نسل اور اس (علی (ع) سے ہیں اور امامت صرف انہیں کے ذریعہ قائم ہوگی ان کا آخری مہدی ہے جو قیامت تک حق کے ساتھ فیصلہ کرتا رہے گا“

ایہا الناس! میں نے جس جس حلال کی تمہارے لئے رہنمائی کی ہے اور جس جس حرام سے روکا ہے کسی سے نہ رجوع کیا ہے اور نہ ان میں کوئی تبدیلی کی ہے لہذا تم اسے یاد رکھو [98] اور محفوظ کرلو، ایک میں پھر اپنے لفظوں کی تکرار کرتا ہوں: نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، نیکیوں کا حکم دو، برائیوں سے روکو۔

اور یہ یاد رکھو کہ امر بالمعروف کی اصل یہ ہے کہ میری بات کی تہہ تک پہنچ جاؤ اور جو لوگ حاضر

نہیں ہیں ان تک پہنچا و اور اس کے قبول کر نے کا حکم دو اور اس کی مخالفت سے منع کرو[99] اس لئے کہ یہی اللہ کا حکم ہے اور یہی میرا حکم بھی ہے[100] اور امام معصوم کو چھوڑ کر نہ کوئی امر یا معروف ہو سکتا ہے اور نہ نہی عن المنکر۔[101]

ایہا الناس! قرآن نے بھی تمہیں سمجھا یا ہے کہ علی (ع) کے بعد امام ان کے فرزند ہیں اور میں نے تم کو یہ بھی سمجھا دیا ہے کہ یہ سب میری اور علی کی نسل سے ہیں جیسا کہ پروردگار نے فرمایا ہے:

<وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقْبِهِ> [102]

” اللہ نے (امامت) انہی کی اولاد میں کلمہ باقیہ قرار دیا ہے “ اور میں نے بھی تمہیں بتا دیا ہے کہ جب تک تم قرآن اور عترت سے متمسک رہو گے ہر گز گمراہ نہ ہو گے [103]

ایہا الناس! تقویٰ اختیار کرو تقویٰ قیامت سے ڈرو جیسا کہ خداوند عالم نے فرمایا ہے:

<إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ> [104]

” زلزلہ قیامت بڑی عظیم شے ہے “

موت ، قیامت ، حساب ، میزان ، اللہ کی بارگاہ کا محاسبہ ، ثواب اور عذاب سب کو یاد کرو کہ وہاں نیکیوں پر ثواب ملتا ہے [105] اور برائی کرنے والے کا جنت میں کوئی حصہ نہیں ہے ۔

۱۱ قانونی طور پر بیعت لینا

ایہا الناس! تمہاری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ایک ایک میرے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بیعت نہیں کر سکتے ہو ۔ لہذا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری زبان سے علی (ع) کے امیر المومنین [106] ہو نے اور ان کے بعد کے ائمہ جو ان کے صلب سے میری ذریت ہیں سب کی امامت کا اقرار لے لوں اور میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرے فرزند ان کے صلب سے ہیں۔

لہذا تم سب مل کر کہو : ہم سب آپ کی بات سننے والے ، اطاعت کرنے والے ، راضی رہنے والے اور علی (ع) اور اولاد علی (ع) کی امامت کے بارے میں جو پروردگار کا پیغام پہنچایا ہے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرنے والے ہیں ۔ ہم اس بات پر اپنے دل ، اپنی روح ، اپنی زبان اور اپنے ہاتھوں سے آپ کی بیعت کر رہے ہیں اسی پر زندہ رہیں گے ، اسی پر مریں گے اور اسی پر دوبارہ اٹھیں گے ۔ نہ کوئی تغیر و تبدیلی کریں گے اور نہ کسی شک و ریب میں مبتلا ہوں گے ، نہ عہد سے پلٹیں گے نہ میثاق کو توڑیں گے ۔

اور جن کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ وہ علی امیر المومنین اور ان کی اولاد ائمہ آپ کی ذریت میسے ہیں ان کی اطاعت کریں گے ۔ جن میسے حسن و حسین ہیں اور ان کے بعد جن کو اللہ نے یہ منصب دیا ہے اور جن کے بارے میں ہم سے ہمارے دلوں ، ہماری جان و ہماری زبانوں ہمارے ضمیروں اور ہمارے ہاتھوں سے

عہدوپیمان لے لیا گیا ہے ہم اسکا کوئی بدل پسند نہیں کریں گے ،اور اس میں خدا ہمارے نفسوں میں کوئی تغیر و تبدل نہیں دیکھے گا۔

ہم ان مطالب کو آپ کے قول مبارک کے ذریعہ اپنے قریب اور دور سبھی اولاد اور رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے اور ہم اس پر خدا کو گواہ بناتے ہیباور ہماری گواہی کے لئے اللہ کافی ہے اور آپ بھی ہمارے گواہ ہیں [107]۔

ایہا الناس! اللہ سے بیعت کرو، علی (ع) امیر المومنین ہونے اور حسن وحسین اور ان کی نسل سے باقی ائمہ کی امامت کے عنوان سے بیعت کرو۔ جو غداری کرے گا اسے اللہ ہلاک کردے گا اور جو وفا کرے گا اس پر رحمت نازل کرے گا اور جو عہد کو توڑدے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور جو شخص خداوند عالم سے باندھے ہوئے عہد کو وفا کرے گا خداوند عالم اس کو اجر عظیم عطا کرے گا ۔

ایہا الناس! جومیں نے کہا ہے وہ کہو اور علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو،[108]اور یہ کہو کہ پرودگار ہم نے سنا اور اطاعت کی ،پروردگاراہمیں تیری ہی مغفرت چاہئے اور تیری ہی طرف ہماری بازگشت ہے اور کہو :حمدو شکرہے اس خداکاجس نے ہمیں اس امر کی ہدایت دی ہے ورنہ اسکی ہدایت کے بغیر ہم راہ ہدایت نہیں پاسکتے تھے۔

ایہا الناس! علی ابن ابی طالب کے فضائل اللہ کی بارگاہ میں اور جو اس نے قرآن میں بیان کئے ہیں وہ اس سے کہیں زیادہ ہیں کہ میں ایک منزل پر شمار کر اسکوں۔ لہذا جو بھی تمہیں خبر دے اور ان فضائل سے آگاہ کرے اسکی تصدیق کرو۔[109]

یاد رکھو جو اللہ ،رسول،علی اور ائمہ مذکورین کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی کا مالک ہوگا ۔

ایہا الناس! جو علی کی بیعت ،ان کی محبت اور انہیں امیر المومنین کہہ کر سلام کرنے میں سبقت کریں گے وہی جنت نعیم میں کامیاب ہوں گے ۔ایہا الناس! وہ بات کہو جس سے تمہارا خدا راضی ہو جائے ورنہ تم اور تمام اہل زمین بھی منکر ہو جائیں تو اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتے۔

پرودگارا !جو کچھ میں نے ادا کیا ہے اور جس کا تونے مجھے حکم دیا ہے اس کے لئے مومنین کی مغفرت فرما اور منکرین (کافرین) پر اپنا غضب نازل فرما اور ساری تعریف اللہ کے لئے ہے جو عالمین کا پالنے والا ہے ۔

ب : ”عَرَفَہَا“ تشدید کے ساتھ ،یعنی جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل بیان کرے اور ان کا لوگوں کو تعارف کرائے تو اس کی تصدیق کرو ۔

”ب“ میں عبارت اس طرح ہے :**ایہا الناس ،** فضائل علی (ع) اور جو کچھ خداوند عالم نے ان سے مخصوص طور پر قرآن میں بیان کیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے کہ میں ایک جلسہ میں بیٹھ کر سب کو بیان کروں ،لہذا جو کوئی اس بارے میں تم کو خبر دے اس کی تصدیق کرو ۔

[1] توحید کے متعلق خطبہ کی ابتدا کے الفاظ بہت دقیق مطالب کے حامل ہیجن کی تفسیر کی ضرورت ہے۔ مذکورہ جملہ کی اس طرح وضاحت کی جا سکتی ہے: ساری تعریف اس خدا کے لئے ہے جو یکتا ئی میں بلند مرتبہ رکھتا ہے، وہ یکتا ہو نے اور بلند مرتبہ ہونے کے باوجود اپنے بندوں سے نزدیک ہے۔ "ب" اور "د" کی عبارت اس طرح ہے: اس خدا کی حمد ہے جو اپنی یکتا ئی کے ساتھ بلند مرتبہ اور اپنی تنہائی کے باوجود نزدیک ہے۔

[2] اس جملہ سے مندرجہ ذیل دو جہتوں میں سے ایک جہت مراد ہو سکتی ہے:

پہلے: خداوند عالم کا علم تمام چیزوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے درحالیکہ وہ چیزیں اپنی جگہ پر ہیں اور خداوند عالم کو ان کے معائنہ اور ملا حظہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

[3] کلمہ "قُدُّوس" کا مطلب ہر عیب و نقص سے پاک اور منزہ، اور کلمہ "سُبُّوح" کا مطلب جس کی مخلوقات تسبیح کرتی ہے اور تسبیح کا مطلب خداوند عالم کی تنزیہ اور تمجید ہے۔

[4] "ج"، "د" اور "ه" ہر نفس اس کے زیر نظر ہے۔

[5] "ج" اور "د" وہی عدم سے وجود عطا کرنے والا ہے۔

[6] "الف"، "ب" اور "د" اس کی تدبیر میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

[7] "ج" بغیر فساد کے۔

[8] "ج": اس نے چاہا پس وہ وجود میآگئے۔

[9] "ب" اور "ج": بادشاہوں کا مالک۔

[10] اس چیز سے کنایہ ہے کہ رات اور دن دو کشتی لڑنے والوں کی طرح ایک دو سرے پر غالب آجاتے ہیں اور اس کو زمین پر پٹک دیتا ہے اور خود اوپر آجاتا ہے۔ دن کے بارے میں فرمایا ہے "رات کا بہت تیزی کے ساتھ پیچھا کرتا ہے" لیکن رات کے بارے میں نہیں فرمایا۔ شاید یہ اس بات سے کنایہ ہو کہ چونکہ دن نور سے ایجاد ہوتا ہے اور جیسے ہی نور کم ہوا رات آجاتی ہے۔

[11] "د" تدبیر کرتا ہے اور مقدر بناتا ہے۔

[12] "ب" منع کرتا ہے اور ثروتمند بنا دیتا ہے۔

[13] "ج" اور "ه" رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرنے والا اس کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔

[14] "ج" اور "د" اور "ه" سے کسی زبان کی مشکل پیش نہیں آتی ہے۔

[15] "د" "ه" اس کے حکم کو سنو اور اطاعت کرو، اور جس چیز میں اس کی رضایت ہے اس کی طرف سبقت کرو اور اس کے مقدرات کے مقابلے میں تسلیم ہو جاؤ۔

[16] سورہ مائدہ آیت/۶۷۔

[17] ”ج“ اور ”ھ“ جو کچھ میں نے پہنچایا ہے اس میں کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کی ہے اور جو کچھ مجھ پر ابلاغ ہوا اس کے پہنچانے میں کسی قسم کی کاہلی نہیں کی ہے۔

[18] ان دو مقامات پر سلام پروردگار عالم کے نام کے عنوان سے ذکر ہوا ہے۔

[19] سورہ مائدہ آیت/۵۵۔

[20] ”ب“ حالت رکوع میں خداوند عالم کی خاطر زکات دی ہے خداوند عالم بھی ہر حال میں ان کا ارادہ کرتا ہے۔

[21] یعنی اس مہم کے ابلاغ میں معافی چاہنے کی ایک علت یہ بھی ہے

[22] سورہ توبہ آیت/۶۱۔

[23] یہاں پر اس کا مطلب یہ ہو گا کہ پیغمبر اکرم (ص) خداوند عالم کے کلام کی تصدیق فرماتے ہیں اور مومنین کے مقابل میں تواضع اور احترام کا اظہار کرتے ہیں اور ان کی باتوں کو رد نہیں کرتے۔

[24] ”ج“ اور ”ھ“ لیکن خدا کی قسم ان کی باتوں کو درگزر کرتے ہوئے ان پر کرامت کرتا ہوں۔

[25] سورہ مائدہ آیت/۶۷۔

[26] ”ج“ اور ”ھ“ ہر موجود پر ---

[27] ”ب“ جو شخص ان کا تابع ہوگا ان کی تصدیق کرے گا اس کو اجر ملے گا۔

[28] آنحضرت (ص) کے اس کلام سے مراد خود آپ ہی ہیں۔

[29] ”أَخْصَاهُ“ کا مطلب ”عَدَّهُ وَصَبَّطَهُ“ ہے۔ یعنی ذہن سے قریب کرنے کے لئے کلمہ ”جمع اور جمع آوری“ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

[30] سورہ یس آیت/۱۲۔

[31] وہ خداوند عالم کے امر سے امام ہیں۔

[32] میری مخالفت کرنے سے پرہیز کرو۔

[33] ”الف“، ”ج“ اور ”د“ اگر کوئی میری اس گفتگو میں کسی ایک چیز میں شک کرے گو یا اس نے تمام چیزوں میں شک کیا ہے اور اس میں شک کرنے والے کا ٹھکانا جہنم ہے۔ ”ھ“: جو شخص میری گفتار کی ایک چیز میں شک کرے گویا اس نے پوری گفتار میں شک کیا ہے

[34] ” ب “ ایہا الناس ، خداوند عالم نے علی بن ابی طالب کو سب پر افضل قرار دیا ہے ۔

[35] ” ج “ اور ” ہ “ میرا کلام جبرئیل سے اور جبرئیل پروردگار عالم کی طرف سے یہ پیغام لائے ہیں۔

[36] ” جنب “ یعنی طرف ، جہت ، پہلو ۔ شاید یہاں پر اس سے مراد امیر المؤمنین علیہ السلام کا خداوند عالم سے بہت زیادہ مرتبط ہو نا ہے

[37] سورہ زمر آیت/۵۶۔

[38] ” زواجر “ یعنی باطن ، ضمیر اور نہی کے معنی میں بھی آیا ہے ، اور پہلے معنی عبارت سے بہت زیادہ منا سبت رکھتے ہیں

[39] خدا کی قسم وہ نور واحد کے عنوان سے تمہارے لئے بیان کرنے والے ہیں ۔

[40] یہ حدیث :>انی تارک فیکم الثقلین < کی طرف اشارہ ہے ۔

[41] ” ج “ یہ خداوند عالم کی جانب سے اس کی خلق میامراور زمین میں اس کا حکم ہے ۔

[42] ” ج “ جان لو !میں نے نصیحت فرما دی ہے ۔

[43] ” الف “ اور ” ب “ اور ” د “:جان لو کہ امیرالمومنین میرے اس بھائی کے علاوہ کوئی نہیں ہے ۔

[44] ” ب “ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے دونوں ہاتھوں کو پیغمبر اکرم (ص) کے چہرہ اقدس کی طرف اس طرح بلند کیا کہ آپ کے دونوں ہاتھ مکمل طور پر آسمان کی طرف کھل گئے تو پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کیا یہاں تک کہ ان کے قدم مبارک آنحضرت (ص) کے گھٹنوں کے برابر آگئے ۔

یہ فقرہ کتاب اقبال سید بن طاووس میں اس طرح آیا ہے :۔۔۔پیغمبر اکرم (ص) نے حضرت علی علیہ السلام کو بلند کرتے ہوئے فرمایا :ایہا الناس ، تمہارا صاحب اختیار کون ہے ؟ انہوں نے کہا :خدا اور اس کا رسول ۔آنحضرت (ص) نے فرمایا : آگاہ ہو جاؤ جس کا صاحب اختیار میں ہوں یہ علی اس کے صاحب اختیار ہیں ۔خداوند جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ ، جو اس کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو اس کو ذلیل کرے تو اس کو ذلیل و رسوا کر ۔

[45] ” د “ اور میرے بعد امور کے مدبر ہیں ۔

[46] ” ب “ :۔۔۔اور میری امت کے جو لوگ مجھ پر ایمان لائے ہیں ان پر میرے جا نشین ہیں ۔آگاہ ہو جاؤ کہ قرآن کا نازل کرنا میری ذمہ داری ہے لیکن میرے بعد اس کی تاویل ،تفسیر کرنا اور وہ عمل کرنا جس سے خدا راضی ہوتا ہے اور دشمنوں سے جنگ کرنا اس کے ذمہ ہے اور وہ خداوند عالم کی اطاعت کی طرف راہنما ٹی کرنے والے ہیں ۔

[47] ناکثین :طلحہ ،زبیر ،عائشہ اور اہل جمل ؛قاسطین :معاویہ اور اہل صفین ؛اور مارقین :اہل نہروان ہیں ۔

[48] سورہ ق آیت/۲۹۔

[49] ” الف “ میں کہتا ہوں :میری بات (خداوند عالم کے امر سے)نہیں بدلتی ہے ۔ ” ہ “ میں خداوند عالم کے امر سے کہتا ہوں :میری بات میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا ہے ۔

[50] سورہ ما ئدہ آیت /۳۔

[51] سورہ آل عمران آیت / ۸۵۔

[52] ” الف “ ، ” ب “ ، ” د “ اور ” ہ “ : خدایا! تو نے مجھ پر نازل کیا ہے کہ میرے بعد امامت علی (ع) کے لئے ہے میں نے اس مطلب کو بیان کیا علی (ع) کو امام معین فرمایا ،جس کے ذریعہ تو نے اپنے بندوں کے لئے دین کو کامل کیا ، ان پر اپنی نعمت تمام کی اور فرمایا :جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو انتخاب کرے گا وہ دین قبول نہ کیا جائیگا اور وہ آخرت میں گھاٹا اٹھا نے والوں میں سے ہوگا ”خدایا میں تجھ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے پہنچادیا اور گواہی کے لئے تجھ کو کافی سمجھتا ہوں ۔

[53] ” حبط “ یعنی سقوط ،فساد ،نابودہونا ،ضائع ہونا اور ختم ہوجانا ہے ۔

[54] ہ سورہ انسان کی آیت ۱۲ کی طرف اشارہ ہے جس میں خدا فرماتا ہے :>وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا< اور انہیں ان کے صبر کے عوض جنت اور حریر جنت عطا کرے گا ” سورہ انسان آیت/ ۱۲۔

[55] ” ب “ وہ میرا قرض ادا کرنے والا اور میرا دفاع کرنے والا ہے ۔ ’ ہ “ وہ خداوند عالم کا دین (قرض) ادا کرنے والا ہے۔

[56] یعنی تمہارے ایمان کے درجہ کا حضرت آدم علیہ السلام کے درجہ سے بہت زیادہ فاصلہ ہے ۔

[57] ” ب “ درحالیکہ خداوند عالم کے بہت زیادہ دشمن ہو گئے ہیں ۔ ” ج “ اور ” ہ “ اگر تم انکار کرو گے تو تم خدا کے دشمن ہو ۔

[58] سورہ عصر آیت/۱۔

کتاب اقبال سید بن طاؤس میں عبارت اس طرح آئی ہے : سورہ ” والعصر “ حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوا ہے اور اس کی تفسیر یوں ہے :قیامت کے زمانہ کی قسم، انسان گھاٹے میں ہے اس سے مراد دشمنان آل محمد ہیں ،مگر جو لوگ ان کی ولایت پر ایمان لائے اور اپنے دینی برادران کے ساتھ مواسات کے ذریعہ عمل صالح انجام دیتے ہیں اور ان کی غیبت کے زمانہ میبایک دوسرے کو صبر کی سفارش کرتے ہیں ۔

[59] یہ سورہ نساء آیت/ ۲۷ کی طرف اشارہ ہے۔ کلمہ ” طمس “ کا مطلب ایک تصویر کے نقش و نگار کو محو کرنا ہے ۔اس مقام پر (احادیث کے مطابق)دل سے ہدایت کا مٹا دینا اور اس کو گمراہی کی طرف پلٹا دینا مراد ہے ۔

[60] "مسلوک" یعنی داخل کیا گیا۔ اور "ب" میں مسبوك ہے جس کا مطلب قالب میں ڈھالا ہوا ہے۔

[61] د" اور ہر مو من کا حق حاصل کرے گا "

[62] ج"۔۔۔ مہدی قائم خداوند عالم اور ہمارے ہر حق کو تمام مقصرین، معاندین، مخالفین، خائنین، آئمین، ظالمین اور غاصبین کو قتل کر کے وصول کرے گا "

[63] "ہ" ہمارے سلسلہ میں خداوند عالم پر احسان نہ جتاؤ خداوند عالم تمہاری باتیں قبول نہیں کرے گا، تم پر غضب نازل کرے گا اور تم پر عذاب نازل کرے گا اس "

[64] کلمہ "اغتصاب" کا مطلب ظلم و زبر دستی کے ساتھ اخذ کرنا '

[65] کلمہ "الثقلان" کا "جن و انس" ترجمہ کیا گیا ہے ۔

[66] یہ سورہ رحمن کی ۳۱ اور ۳۵ ویں آیت کی طرف اشارہ ہے ۔

[67] یہ سورہ آل عمران کی ۷۹ ویں آیت کی طرف اشارہ ہے

کردے اور اللہ تم کو غیب پر با خبر کرنے والا نہیں ہے ۔

[68] کلمہ "قریہ" کے معنی گاؤں اور آبادی کے ہیں اور اس موقع پر دوسرے معنی منا سب ہیں ۔

[69] "الف" اور "د" ایہا الناس ! کوئی ایسی بستی نہیں ہے جس کے رہنے والوں کو پروردگار عالم نے تکذیب کی وجہ سے ہلاک نہیں کیا اسی طرح خداوند عالم ظالموں کی بستیوں کو ہلاک کرتا ہے جیسا کہ خداوند عالم نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے اور یہ علی (ع) تمہارے امام اور صاحب اختیار ہیں وہ وعدہ گاہ الہی ہیں اور خداوند عالم اپنے وعدہ کو عملی کرتا ہے ۔

[70] "ج" اور "ہ" خدا کی قسم تم سے پہلے والے لوگوں کو ان کی اپنے انبیاء کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک کیا ہے ۔

[71] سورہ مرسلات: آیات ۱۶-۱۹۔

[72] "الف" پس وہ امر و نہی کو خداوند عالم کی طرف سے جانتے ہیں ۔ "د" امر و نہی خداوند عالم کی طرف سے ان کے ذمہ ہے "

[73] "الف" اور "د" جان لو ! کہ علی (ع) کے دشمن اہل شقاوت، تجاوز کرنے والے اور شیاطین کے بھائی ہیں ۔

[74] سورہ مجا دلہ آیت / ۲۲۔

[75] سورہ انعام آیت/۸۲۔

[76] سورہ مجادلہ آیت /۲۲۔ ”ب“ اور ”ج“ میں وہ سیدھا راستہ ہوں جس سے تمہیں خداوند عالم نے ہدایت پانے کا حکم دیا ہے ۔

[77] سورہ انعام آیت/۸۲۔ ”ج“:کس شخص کے بارے میں نازل ہوا ہے ؟انہیں کے بارے میں نازل ہوا ہے (خدا کی قسم انہیں کے بارے میں نازل ہوا ہے خدا کی قسم ان سب کو شامل ہے اور ان کے آباء و اجداد سے مخصوص ہے اور عام طور پر ان سب کو شامل ہے ۔

[78] ”الف“، ”ب“ اور ”د“ آگاہ ہو جاؤ کہ ان کے دوست وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں خداوند عالم فرماتا ہے وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو ں گے “

[79] سورہ اعراف آیت /۳۸ ۔

[80] سورہ ملک آیات / ۱۱۔۸۔

[81] کلمہ ”سحق“ کے معنی ہلاکت ،اور دوری کے ہیں ۔

[82] جملہ ” یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ “ کا شاید یہ مطلب ہے کہ وہ خداوند عالم کو دیکھے بغیر غیب پر ایمان رکھنے کی وجہ سے اس سے ڈرتے ہیں ۔

[83] ”الف“ اور ”د“ آگ کے شعلوں اور بہشت کے ما بین کتنا فاصلہ ہے ۔ ”ب“ ہم نے آگ کے شعلوں اور عظیم اجر کے مابین فرق واضح کر دیا ہے “

[84] شاید اس سے یہ مراد ہو کہ میں نے تم کو برائیوں سے ڈرایا اور تصفیہ کیا اور اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم علی (ع) کے ساتھ بہشت کی راہ اختیار کرلو ۔

[85] ”الف“، ”ب“ اور ”د“ وہ ہر اہل شرک قبیلہ کا قاتل ہے “

[86] وہ عمیق سمندر سے عبور کرنے والا ہے ۔

[87] ”ب“ وہ وہی ہے جو صاحب فضل کو اس کے فضل کے مانند جزا دیتا ہے ۔

[88] وہ اپنے آباؤ اجداد کے حکم کو محکم و مضبوطی عطا کرنے والا ہے۔

[89] وہ وہی ہے جس کی ہر گزشتہ پیغمبر نے بشارت دی ہے ۔

[90] ”ج“ میں تمہاری طرف بیعت کے لئے ہاتھ بڑھاؤں گا ۔

[91] سورہ فتح آیت / ۱۰۔

[92] پرائٹز کے اندر جملہ اس لئے لکھا گیا ہے کہ ”بہما“ کی ضمیر کا حج و عمرہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کا مرجع صفا و مروہ ہیں

[93] سورہ بقرہ آیت / ۱۵۸

[94] شاید منقطع ہو جا نے سے مراد کم نسل ہو جا نا ہو جیسا کہ کلمہ ”بتر“ سے استفادہ کیا گیا ہے ، اور ”د“ اور ”ھ“ میں اس طرح ہے : ”گھر والے خا نہ خدا میں داخل نہیں ہو تے مگر یہ کہ وہ رشد و نمو کر تے ہیں اور ان کا غم ختم ہو جا تا ہے اور کو ئی خاندان اس کو ترک نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ ہلاک اور متفرق ہو جاتا ہے“

[95] اس سے مراد ان تین جگہوں پر وقوف کرنا ہے جو اعمال حج کا جز شمار ہو تا ہے ۔

[96] ”ج“ اور ”ھ“ زکات ادا کرو جیسا کہ میں نے تم کو حکم دیا ہے“

[97] ”الف“ اور ”ج“ جس شخص کو خداوند عالم نے مجھ سے خلق کیا ہے اور میں اس سے ہوں۔ ”د“ جس کو خداوند عالم نے خود اپنا اور میرا خلیفہ قرار دیا ہے ۔

[98] اس مطلب کے سلسلہ میں فکر کرنا اور تحقیق کرنا۔

[99] یہ جملہ (نسخہ ”ج“) کتاب ”التحصین“ کے مطابق خطبہ کا آخری جملہ ہے ۔

[100] ”ب“ ”جان لہ کہ تمہارے سب سے بلند و برتر اعمال امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہیں ۔ پس جو لوگ اس مجلس میں حاضر نہیں ہیں اور انہوں نے میری ان باتوں کو نہیں سنا ہے ان کو سمجھانا چونکہ تم تک یہ حکم میرے اور تمہارے پرور دگار کا ہے ۔

[101] شاید اس سے مراد یہ ہو کہ معروف و منکرات کا معین کرنا نیز معروف و منکرات کی شرطوں اور اس کے طریقہ کو امام معصوم معین کرتا ہے ۔ نسخہ ”ج“ میں اس طرح آیا ہے : ”امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صرف امام معصوم کے حضور میں ہو تا ہے ۔

[102] سورہ زخرف آیت / ۲۸۔

[103] ”ب“ ”ایہا الناس میں قرآن کو اپنی جگہ پر قرار دے رہا ہوں اور میرے بعد میرے جا نشین علی (ع) اور ائمہ ان کی نسل سے ہیں ، اور میں نے تم کو سمجھا دیا کہ وہ مجھ سے ہیں ۔ اگر تم ان سے متمسک رہو گے تو ہر گز گمراہ نہ ہو گے ۔

[104] سورہ حج آیت / ۱۔

[105] ”د“ ”جو شخص اچھے کام کرے گا کامیاب ہوگا ۔

[106] ”الف“ ، ”ب“ اور ”ھ“ جو کچھ میں نے علی (ع) کے لئے ”امیر المؤمنین“ کے عنوان سے بیان کیا ہے ۔

[107] اس مقام تک وہ عبارتیں تھیں جن کے سلسلہ میں پیغمبر اسلام (ص) نے لوگوں سے چاہا کہ وہ اس کومیرے ساتھ دھرائیں اور اس کے مضمون کا اقرار کریں۔ یہ عبارتیں نسخہ ”ب“ کے مطابق بیان کی گئی ہیں۔ اس کے بعد ”الف“، ”د“ اور ”ه“ میاس جملہ ”آپ نے ہماری مو عظمٰی الہی کے ذریعہ نصیحت فرمائی“ یہاں تک اس طرح آیا ہے :

”...ہم خداوند عالم، آپ، علی امیر المومنین (ع) ان کے امام فرزند جن کے سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ وہ آپ کے فرزند اور ان (علی) کے صلب سے ہیں کی اطاعت کرتے ہیں۔ ”ه“ (آپ نے فرمایا وہ علی (ع) کے صلب سے آپ کے فرزند ہیں وہ جب بھی آئیں اور امامت کا دعویٰ کریں) جو حسن و حسین علیہما السلام کے بعد ہیمیں نے ان دو نوبے مقام و منزلت کی اپنے اور خدا کے نزدیک نشاندہی کرادی ہے۔ ان دونوں کے سلسلہ میں میں نے یہ مطالب تم تک پہنچا دئے ہیں، وہ دونوں جوانان جنت کے سردار ہیں، وہ اپنے والد بزرگوار علی (ع) کے بعد امام ہیں اور میں علی (ع) سے پہلے ان دونوں کا باپ ہوں۔

کہو ”ہم اس سلسلہ میں خداوند عالم، آپ، علی (ع)، حسن و حسین اور جن اماموں کا آپ نے تذکرہ فرمایا ہے ان سے عہد و پیمان باندھتے ہیں اور ہم سے امیر المومنین علیہ السلام کے لئے میثاق لیجائے۔“ ”ه“ ”پس یہ پیمان مومنین سے لے لیا گیا ہو (ہمارے دلوں، جانوں، زبانوں اور ہاتھ سے، جس شخص کے لئے ممکن ہو اس سے ہاتھ سے ورنہ وہ اپنی زبان سے اقرار کرے۔ اس پیمان کو ہم نہیں بد لیں گے اور ہم کبھی بھی اس میں تغیر و تبدل کرنے کا ارادہ نہیں کریں گے۔

ہم آپ کا یہ فرمان اپنے دور اور قریب سب رشتہ داروں تک پہنچا دیں گے۔ ”ه“ ہم آپ کا یہ قول اپنے تمام بچوں تک پہنچائیں گے چاہے وہ پیدا ہو گئے ہوں اور چاہے ابھی پیدا نہ ہوئے ہوں، ہم خدا کو اس مطلب کے لئے اپنا گواہ بناتے ہیں اور گواہی کے لئے خدا کافی ہے اور آپ (ع) ہم پر شاہد ہیں، نیز ہر وہ انسان جو خدا کی اطاعت کرتا ہے (چاہے آشکار طور پر اور چاہے مخفی طور پر) نیز خداوند عالم کے ملائکہ، اس کا لشکر اور اس کے بندوں کو اپنا گواہ قرار دیتے ہیں اور خداوند عالم تمام گواہوں سے بلند و بالا ہے۔“

ایہا الناس! اب تم کیا کہتے ہو؟ یاد رکھو کہ اللہ ہر آواز کو جانتا ہے اور ہر نفس کی مخفی حالت سے باخبر ہے، جو ہدایت حاصل کرے گا وہ اپنے لئے اور جو گمراہ ہوگا وہ اپنا نقصان کرے گا۔ جو بیعت کرے گا اس نے گویا اللہ کی بیعت کی، اس کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

[108] یعنی کہو ”السلام علیک یا امیر المومنین“۔ اور عبارت ”ب“ میں اس طرح ہے: ایہا الناس جس کی میں نے تملوگوں کوتلقین کی ہے اس کی تکرار کرو اور اپنے امیر المومنین کو سلام کرو۔“

[109] اس عبارت کے دو طریقہ سے معنی بیان کئے جا سکتے ہیں :

الف: ”عَرَفَهَا“ بغیر تشدید، یعنی امیر المومنین علیہ السلام کے فضائل بیان کرنے والے کو اہل معرفت ہونا چاہئے اور صرف سنے ہوئے کو لیں اس وقت تک نقل نہ کریں جب تک دشمنوں کی مکاریوں اور حذف شدہ عبارتوں سے آگاہ نہ ہو جائیں کہ کہیں ایک فضیلت کا نتیجہ برعکس نہ ہو جائے۔